حسد...... ایک مذموم خصلت

مطیع اللہ حقیق اللہ مدنی

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف نعمتوں سے نوازا ہے انسانوں میں بعض کو کشادہ رزق عطا کیا ہے اور بعض کی روزی میں تنگی پیدا کی ہے۔ دنیاوی مال ومنال، جاہ وحشمت اور علم وفضل میں بھی لوگوں کے مابین فرق پایا جاتا ہے۔ بعض صاحب ثروت ہوتے ہیں بعض فقر وافلاس سے دوچار رہتے ہیں۔ کوئی علم وفضل میں کمال رکھتا ہے تو بہت سے علم کی دولت کے محروم ہوتے ہیں یہ تمام فرق باہمی اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے تابع ہوتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں کارفرما ہوتی ہیں اسی میں مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے۔

ان حکمتوں اور مصلحتوں میں سے ایک عظیم حکمت ومصلحت یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے گونا گوں نعمتیں میسر ہیں اسے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کا شکر بجالانا چاہیے اور جس شخص کو یہ نعمتیں حاصل نہیں ہیں اسے صبر ورضا اور تسلیم کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ جن چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے بندوں میں سے بعض پر فضیلت وبرتری عطا کی ہے ان میں تمنا وآرزو سے منع کیا گیا ہے قرآن کریم میں ہے۔" ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض "(النساء:۳۲)

بسا اوقات دنیا کی نعمتوں سے بہرہ ور شخص کو اور اس کی شان بان، عیش وآرام اور جاہ حشمت دیکھ کر ان نعمتوں سے محروم اسی جیسی نعمت اور ٹھاٹھ باٹ کی تمنا کرتا ہے اور کبھی بات تمنا و آرزوؤں تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ یہ شخص اس دوسرے شخص کے نعمتوں کی زوال کا خواہاں ہوتا ہے اسی کا نام حسد ہے حسد ایک مذموم شئی ہے حاسد کا دل غم وغصہ کی آماجگاہ ہوتا ہے وہ غم اس کے اپنائے ہوئے طریقہ سے دور نہیں ہوتا بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے ایک طرح روحانی وقلبی طور پر مریض ہوجاتا ہے اس کی حاسدانہ فکر اس مرض سے گلوخلاصی نہیں دے سکتی ہے بلکہ وہ مرض اور بڑھ جاتا ہے۔ حاسد پہلے عداوت کرتا ہے پھر حقد میں مبتلا ہوتا ہے اور حقد وکینہ کا نتیجہ حسد کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

حسد کی قباحت وشناعت اسی لیے بڑھ جاتی ہے کہ حاسد بیک وقت کئی آفتوں کا شکار ہوتا ہے۔ اسی لیے شریعت اسلامیہ میں حسد جیسی بری عادت اور مذموم خصلت سے منع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ من فضلہ"(النساء:۵۴)

نیز فرمایا:"ومن شر حاسد اذا حسد"(الفلق:۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا

لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا یبع بعضکم علی بعض

تم ایک دوسرے سے حسد مت کرو تم فریب دینے کے لیے سامان کی قیمت زیادہ مت لگاؤ۔ تم آپس میں بغض ودشمنی مت رکھو ایک دوسرے سے قطع تعلق مت کرو۔ اور تم میں کوئی دوسرے کی بیع پر بیع وشراء مت کرے۔

حسد ممنوع ہے اس سے بچنا بہت ضروری ہے یہ ایسی تباہ کن چیز ہے کہ نیکیاں برباد ہوجاتی ہیں یہ نیکیوں کے لیے مانند آگ ہے جس طرح آگ ایندھن کو جلادیتی ہے ویسے ہی یہ حسد نیکیوں کو جلا کر خاکستر کردیتی ہے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب﴾ (راوہ ابوداؤد)

تم حسد سے بچو۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتی ہے جیسے کہ آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

ابوہریرہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿سیصیب امتی داء الامم :الاشر والبطر والتکاثر والتنافس فی الدنیا والتباغض والتحاسد حتی یکون البغی﴾ (اخرجہ الحاکم)

میری امت سابقہ امتوں کی بیماری میں مبتلا ہوگی (یہ بیماریاں یہ ہیں) مال کی کثرت طلب' دنیا ومتاع دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش آپس میں بغض وعداوت' باہمی حسد یہاں تک کہ ظلم وزیادتی کا دور دورہ ہوگا۔

ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ :**﴿لا یجتمعان فی قلب عبد الایمان والحسد﴾** (رواہ النسائی)

کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں ایک ساتھ نہیں پائے جاسکتے ہیں

ان تمام احادیث کی روشنی میں یہ صاف ظاہر ہے کہ حسد ایک بری عادت' معیوب خصلت اور مذموم صفت ہے اس لئے اس کو ممنوع قرار دیا گیا۔ یہ سابقہ امم کی بیماریوں میں سے ایک ہے جس کا ثمرہ ظلم وزیادتی ہے۔ حسد اور ایمان میں تضاد ہے ایمان وحسد ایک دل میں یکجا نہیں ہوسکتے یعنی مومن حاسد نہیں ہوتا ہے۔ حسد کی مذمت میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔

۱۔ امام ابن المعتز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حسد جسم کی بیاری ہے۔

۲۔ امام جناوہ بن ابی امیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ پہلی غلطی حسد ہے' ابلیس نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے کے متعلق ان سے حسد کیا' آدم کی برتری اس کیلئے سوہان روح بن گئی' حسد ہی نے اسے اللہ تعالیٰ کی معصیت پر آمادہ کیا۔

۳۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی دنیاوی چیز پر کسی سے حسد نہیں کیا۔ اگر وہ جنتی ہے تو اس جنتی شخص کی دنیا کی کسی بات پر میں کیوں حسد کروں اور اگر وہ جہنمی ہے' تو پھر جس کا ٹھکانہ جہنم ہے' اس کی دنیا کی کسی چیز پر میں کیوں کر حسد کر سکتا ہوں۔

۴۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حسد کمینوں کا اخلاق ہے' اس سے بعد واحتراز شرفاء کا کام ہے۔ ہر آگ کو بجھانے والا سامان ہوتا ہے' لیکن حسد کی آگ بجھتی ہی نہیں ہے۔

۵۔ امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حسد سے زیادہ نقصان دہ چیز کوئی نہیں ہے۔ محسود کو کوئی تکلیف و ناگواری لاحق ہونے سے پہلے پانچ سزائیں خود حاسد کو ملتی ہیں۔

(۱) مسلسل رنج وغم (۲) بے اجر وثواب والی مصیبت و پریشانی (۳) مذمت (۴) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی (۵) توفیق الٰہی سے محرومی

حسد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ کوئی شخص اپنے علاوہ ہر نعمت کو مطلقاً ناپسند کرتا ہو اور اس نعمت کے ختم ہونے کی تمنا کرتا ہو۔ حسد کی یہ قسم مذموم ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے۔

۲۔ کسی صاحب نعمت وفضل کو دیکھ کر اس کی نعمت و فضیلت کو ناپسند کرتا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ وہ بھی اسی طرح یا اس سے افضل ہو جائے' یہ بھی حسد ہے۔ اسی کا نام غبطہ یعنی رشک ہے۔

یہ حسد بھی اصلاً ممنوع ہے' مگر دو صورتیں ایسی ہیں' جن میں یہ حسد جائز ہے کہ یہ دونوں صورتیں سراپا خیر ہیں۔ وہ دونوں صورتیں جن میں حسد جائز ہے' بلکہ قابل مدح و ستائش ہے' اس کا بیان نبی ﷺ کی حدیث میں موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿لا حسد الا فی اثنین رجل آتاہ اللہ الحکمة فھو یقضی بھا ویعلمھا ورجل آتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق﴾ (اخرجہ البخاری' مسلم)

حسد صرف دو امر میں درست وجائز ہے۔ ایک آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت عطاء کی ہے اور وہ اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے اور اسے اوروں کو سکھاتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال ودولت دیا ہے اور اس کو اسے حق کی راہوں میں خرچ کرنے پر قادر بنایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

﴿لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ آناء اللیل والنھار ورجل آتاہ اللہ مالا فھو ینفق منہ فی الحق آناء اللیل والنھار﴾ (اخرجہ البخاری ومسلم)

حسد صرف دو خصلتوں میں جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم (کا علم) عطاء کیا ہے' پس وہ شب وروز کی گھڑیوں میں اس کے ذریعہ قیام کرتا ہے۔

دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے۔ چنانچہ وہ اس میں سے راہِ حق میں شب وروز کی گھڑیوں میں خرچ کرتا رہتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاہ اللہ القرآن فھو یتلوہ آناء اللیل والنھار فسمعہ رجل فقال یالیتنی اوتیت مثل ما اوتی ھذا فعملت فیہ ما یعمل ھذا ورجل آتاہ اللہ مالا فھو یھلکہ فی الحق فقال رجل یالیتنی اوتیت مثل ما اوتی ھذا فعملت فیہ مثل ما یعمل ھذا﴾ (اخرجہ البخاری)

حدیث میں مستثنیٰ حسد کا نام بعض لوگوں نے ''غبطہ'' رشک رکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دوسرے کے پاس جو نعمت ہے' اس کی خواہش کرے' لیکن یہ نہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے۔ بعض لوگوں نے اس کو منافست و تنافس سے تعبیر کیا ہے کہ خیر وفلاح میں تنافس مرغوب امر ہے۔

حسد بہر حال حسد ہے اور وہ امر مذموم ہے' البتہ حدیث میں بیان کردہ دو خصلتوں میں اس کی اجازت ہے' بلکہ امر مطلوب ہے۔ اور اگر حسد کا رخ حصول دنیائے محض پھر اپنی حرص وآرزو کی تکمیل اور دوسرے کو حاصل نعمت و دولت پر اپنے دل میں بغض وعداوت ہے تو حسد منہی عنہ ہے۔ اگر حسد کا رخ حصول رضاءِ الٰہی اور طلب اجر وثواب کی طرف ہے تو وہ حسد قابل مدح وستائش بن جاتا ہے' جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا کہ تمناؤں میں رخ ان ہر دو خصلتوں میں حصول اجر وثواب کی طرف ہے۔ حسد کے کچھ اسباب ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر درج ذیل ہے:

۱۔ عداوت

جب کوئی انسان کسی سبب سے کسی دوسرے کے ساتھ عداوت ودشمنی رکھتا ہے' تو وہاں پر غیظ وغضب' بغض و کراہت اور حقد وکینہ کا وجود ضروری ہے اور حاقد کا حاسد ہونا ضروری ہے۔

۲۔ حب جاہ ومنصب

انسانی فطرت میں رفعت وبلندی کی چاہت ودیعت کی گئی ہے۔ امارت وسیادت کی محبت بھی فطری امر ہے' جاہ و منصب ہر ایک کیلئے امر محبوب ہے۔ جب ایک شخص جو

صاحب جاہ ومنصب ہو لیکن دوسرا اس منصب میں اس سے فائق ہو ایسی صورت میں ادنیٰ اعلیٰ سے حقد وحسد کا معاملہ کرتا ہے۔

علمائے یہود رسول عربی محمد ﷺ کی نبوت ورسالت کا علم رکھتے ہوئے بھی آپ پر ایمان نہیں لائے' وجہ یہ تھی کہ انہیں اپنی ریاست وامامت کے زوال کا اندیشہ تھا اور حسداً آپ ﷺ کی معرفت کا انکار کرتے تھے۔

۳۔ خود پسندی

ایک شخص کو ہمیشہ اپنی برتری کا احساس رہتا ہے' اگر کسی اور کی تعریف سنتا ہے تو اسے ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ البتہ کسی کی بدحالی وپریشان حالی پر مست ومگن ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ دوسروں کی پستی وتنزلی کا خواہاں رہتا ہے۔ حسد کی مذموم عادت ہی اس کو یہ طرز فکر وعمل اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

۴۔ تکبر وگھمنڈ

خود ایک بری خصلت ہے' اس کے علاوہ دوسرا جب مال ومنصب پاتا ہے تو اسے ڈر لگتا ہے کہ وہ دوسرا اس سے بڑا بن گیا ہے' وہ اس کی اپنے اوپر رفعت وبلندی حتیٰ کہ برابری کو برداشت کرنے کی طاقت وقوت نہیں پاتا' اس طرح حسد کی آگ اس کے اندر تیز ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کفار کا حسد اسی نوعیت کا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی اسباب ہیں' جیسے ایک ہی مقصد کے حصول میں متعدد کی اپنی کوششیں اور تمام لوگوں کو اپنا تابعدار بنانے کی شدید آرزو وغیرہ

ہر انسان کو حسد سے اجتناب کرنا چاہئے' حسد سے بچنے کی تدبیریں کئی ایک ہیں

۱۔ علم

اگر یہ علم ہو کہ حسد دین ودنیا دونوں میں حاسد کیلئے ضرر رساں ہے' جبکہ محسود کو دنیا وآخرت میں کسی طرح کا نقصان نہیں ہوتا ہے۔ گویا حاسد اپنا دشمن ہے اور اپنے محسود دشمن کا دوست ہے' اگر انسان اس بات کو بخوبی جان لے تو پھر دل میں حسد کی آگ خود بخود بجھ جائے گی۔

۲۔ عمل صالح

اگر طبیعت میں ایسا داعیہ پیدا ہو جو باعث حسد ہو تو طبیعت کے اس چاہت کے برخلاف عمل کرنا چاہئے' مثلاً اگر محسود سے حقد وعداوت اور اس میں طعن وتشنیع کا داعیہ پیدا ہو تو طبیعت کو محسود کی مدح وستائش پر آمادہ کرنے کی کوشش کرے۔

۳۔ حسد کے نقصانات کی معرفت

حسد کے دین ودنیا اور آخرت میں کیا نقصانات ہیں' اس کا انسانی سلوک پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے۔ قرآن وسنت میں حسد کے متعلق کیا کچھ کہا گیا' ان امور کی معرفت انسان کو حسد سے اجتناب پر آمادہ کرے گی۔

۴۔ حاسد سے لوگوں کی نفرت کا مشاہدہ

حسد سے لوگ نفرت کرتے ہیں' اسے اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے ہیں۔ مجلسوں میں حاسد کو مذمت وذلت سے یاد کیا جاتا ہے' خود وہ تنہائی میں رنج والم کا شکار نظر آتا ہے۔

۵۔ قضاء وقدر پر راضی ہونا

دنیا کی نعمت اس کی عیش وعشرت روزی کی تنگی وفراخی صاحب فضل کا فضل ومرتبہ محروم کی حرماں نصیبیاں سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے۔

اگر حاسد قضاء وقدر پر رضامندی کی خو پیدا کرلے تو پھر کسی سے حسد نہیں کرسکتا۔ نہ کسی صاحب نعمت کی نعمت پر کڑھے گا' نہ ہی اس کے زوال کی تمنا کرے گا' اسے جو کچھ بھی حاصل ہے' اس پر شکر وصبر کا مظاہرہ کرے گا۔ مسلمان کو چاہئے کہ وہ حسد سے اجتناب کرے' اللہ تعالیٰ کے فضل وانعام کے متعلق تمنا کرے اس کی نظر کسی غیر اور نعمت غیر کی طرف نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حسد جیسی مذموم خصلت سے احتراز کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

بقیہ۔ سیرت النبی ﷺ

کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ۲/۵۲۰)

آخر میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ پرانوار کا بھی تذکرہ کرتا جاؤں۔ حضرت جابر بن سمرہ ؓ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار چاندنی رات میں آپ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ پر سرخ جوڑا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا اور چاند کو دیکھتا۔ آخر (اسی نتیجہ پر پہنچا کہ) آپ ﷺ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ (مشکوٰۃ مترجم جلد ۳ صفحہ ۱۳۶' ترمذی فی الشمائل ودارمی)

ایک بار آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے' پسینہ آیا تو چہرے کی دھاریاں چمک اٹھیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوکبیر ہذلی کا یہ شعر پڑھا

واذ انظرت الی اسرۃ وجھہ
برقت کبرق العارض المتھلل

(رحمۃ اللعالمین جلد ۲' صفحہ ۱۷۲)

''جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو وہ یوں چمکتی ہیں' جیسے روشن بادل چمک رہا ہے۔''

نبی ﷺ جتنے صورت کے حسین تھے' اتنے ہی سیرت کے خوبصورت۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رحم مادر سے (رضی اللہ عنہ) کا لقب لے کر نہیں آئے تھے' بلکہ انہوں نے نبی علیہ السلام کے اسوہ اور سیرت کو اپنایا تھا اور اللہ نے ان کو جنت کے سرٹیفکیٹ دے دیئے' دنیا میں بھی کامیاب' آخرت میں بھی کامیاب۔

آج مسلمان ذلیل ہیں' خوار ہیں' بے کس ہیں' بے بس ہیں' مظلوم ہیں' مجبور ہیں' تو اس کا سب سے بڑا سبب قرآن وحدیث سے بیگانگی اور اسوہ رسول سے ''چشم پوشی'' ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین۔